رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۶۰۶

ڈھونڈو محمدی ڈھونڈو نبی رسول

ضوابط

یہ پرچہ ہر مہینے میں دو دفعہ شایع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ عہ
ششماہی ... ... عہ
واعظین اور طلباء سے
ایک روپیہ پیشگی ... عہ

(۳) امرائے عظام سے استیاری قیمت صہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ علیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار ہذا کی فہرست میں درج ہوں گے۔

نانک قدرت دیکھ کر خود بگئی سب بھول

مقاصد

(۲) اسلام کی خوبیوں اور اس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا۔ آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔ سکھ قوم میں ماوا نانک جی کی تعلیم کا پرچار۔

یہ ہے نور

اخبار اہمدیہ قادیان

تاریخ اشاعت ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

نمبر ۱ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سوون سنگھ کمار ودوان | جلد ۲

ضرور پڑھئے

جناب مولوی محمد فتح الدین صاحب منشی فاضل از برخوشابی تحریر فرماتے ہیں۔

معیار صداقت:- مصنفہ جناب ست دھاری جی کو میں نے اول سے آخر تک دیکھا ہے اور ایک ایک حرف کا مطالعہ کیا ہے۔ ہندوستان ایک مذہبی نمائشگاہ ہے اگرچہ اس نمائشی بازار میں بہت کچھ موجود ہے۔ اور ہر قسم کی کھوٹی کھری لباط اپنے اپنے موقعہ پر نہایت قرینے سے چنی گئی ہے۔ مگر چونکہ عام دھوکہ دہی سے بچنے کے لئے کوئی معقول تجویز نہیں کی گئی۔ اس لئے جاہل اور ناواقف خریداروں کو اس نقصان عظیم سے بچانیکے لئے ایک ایسے معیار کی ضرورت ہے۔ جس سے نیک و بد کی عام فہم تمیز ہوسکے پس معیار صداقت اس ضرورت کو پورا کرنیکے لئے چونکہ اپنی طرز میں پہلی کتاب ہے اسلئے نہایت خوشی سے منظور کر لینے اور خصوصیت سے ذکر کئے جانیکے لایق ہے۔ اور اس قابل ہے کہ متلاشیان حق کیلئے دلیل راہ اور قومی ترقی کے لئے دستور العمل قرار دیجائے یہ کتاب اسلئے بھی قابل قدر ہے کہ ایسی کتاب کی عرصہ دراز سے ضرورت تھی۔ بیشک اہل دنیا کے لئے یہ ایک بے ضرر اور بیخطا شاہراہ ہے۔ جس سے کسی شخص کو کسی شخص سے نقصان پہونچنے کی کوئی سبیل نہیں ہے اور کسی قسم کے جھگڑے اور بحث کو گنجایش نہیں۔ اب میں حضرت مصنف کتاب کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہمارے ہاتھ میں ایسی کتاب دی ہے۔

قیمت فی جلد ... ... عہ (ایکروپیہ) مجلد عہ
محصول بلا جلد ۳ر مجلد ۴ر

KHILAFAT LIBRARY

سوانحعمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ شردھی پرکاش دیوجی

کی نسبت ایڈیٹر صاحب نور فرماتے ہیں کہ جس بے تعصبی اور دلی بہادری سے دلسوز پیرایہ میں یہ سوانح عمری مکمل کی گئی ہے۔ وہ شردھی پرکاش دیوجی کی زندہ دلی پر دلالت کرتی ہے۔ یہ کتاب حق و حکمت کے ابھلاشیوں کیلئے دھرم کی کسوٹی ہے۔ موجودہ مسلمانوں کو قدیمی مسلمانوں کی روحانی قوت اور دھارمک شکتی سے آگاہ کرتی ہے کہ انہوں نے دنیا کی کایا کسطرح پلٹ دی۔ اور غیر مسلمانوں کے لئے شہادت پیش کرتی ہے۔ کہ وہ اُجڈ اور اجہل عرب کے بدو کسطرح آں حضرت کی تعلیم سے مستفیض ہوکر حیوان سے انسان انسان سے باخدا مسلمان بنگئے۔ ہر ایک مومن مسلمان کو بیدار مغز بننے کے حالات سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ بچوں کے لئے ایسے اعلیٰ رتن کا مطالعہ غیر مترقبہ ہے۔ مصنف نے اس سوانحعمری کو لکھکر ہم مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔ جس کے لئے ہم مسلمان شکر گذار ہیں۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی اپنی آخری کتاب چشمہ معرفت میں اس کتاب کی نسبت رقمطراز ہیں۔ کہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ ضرور خرید لیں۔ قیمت صرف ۵ر محصول ڈاک ۲ر

فن تجارت سکھانے اور دولت کمانیکے راستے بتانیوالی قابل قدر کتاب

اصول تجارت شیخ نقشبند صاحب گورداسپوری لکھتے ہیں کہ میں اس کتاب کو ملک و قوم کیلئے رحمت خیال کرتا ہوں۔ قیمت رعایتی ۶

صفحہ ۲ جملہ بالا کتابوں کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں ذیل سے بکفایت مل سکتی ہیں (خط لکھنے کا پتہ)
مینیجر کتب خانہ ٹی ایس۔ بگرانی لاہور

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شایع ہوا۔

ہندوؤں اور سکھوں میں نفاق کے بانی کون ہیں؟

آج سارا ہندوستان اس مبارک زمانے کو یاد کر کے رو رہا ہے۔ جب ہندو۔ سکھ۔ مسلمان مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانے سے لیکر ہماری مہربان سرکار انگلشیہ کے امن و چین کے راج میں تیس چالیس برس تک آپس میں بڑے پیار اور محبت سے رہتے تھے۔ نفاق کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ اس وقت کا حال ایک شاعر نے اس طرح لکھا ہے ؎

مسلمان ہندو سکھ دو انگ جائیاں ہک وچ پنجاب سکھ ہائے
اکدوجے نال پیار کرے ماں پیو جائیاں تاں وہ کے جاندے

لیکن آج کیا نظر آتا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتنی بے اتفاقی بڑھ گئی ہے جسکا دور ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ ہمارے پرم پیارے بھائی جنکے اوپکاروں سے ہم ہندو لوگ لدے ہیں۔ ہندوؤں میں اور ان میں ذرا بھی فرق نظر نہیں آتا تھا ایکدوسرے کے ساتھ نہایت پریم کرتے تھے۔ آج وہ بہادر ہمارے فخر سکھ صاحبان بھی ہمسے جدا ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں کی محبت کا رشتہ ٹوٹ رہا ہے۔ اس دکھ سے قوم کے سب سچے ہمدرد دکھی ہو رہے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح سکھ بہادر ہندوؤں سے جدا نہ ہوں۔ سکھوں کو ہندو تاثر کرتے ہیں۔ لیکن سکھوں کی ناراضگی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

قوم کے سچے پریمی دوستو! آپ نے آجتک وہ کوششیں کی ہیں۔ جنسے سکھوں کا رنج بڑھتا ہے۔ لیکن آپنے آجتک کبھی یہ نہیں سچارا کہ سکھوں کی علیحدگی کا سبب کیا ہے جہانتک میں نے دیکھا ہے اور تصدیق کیا ہے۔ اور جو سچے سچے حالات مجھے معلوم ہوئے ہیں وہ میں آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں:۔

آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند جی سے پہلے سکھ اور ہندو آپسمیں ایک تھے۔ بلکہ سوامی دیانند کی سب سے پہلے سکھوں نے ہی پنجاب میں عزت کی۔ اور کئی جگہ سوامی دیانند کے لیکچر کرائے۔ پر تو جو وقت سوامی جی مہاراج نے سری ست گورو نانک صاحب دیو جی مہاراج کی نندیا ستیارتھ پرکاش میں لکھدی بس اُسی وقت سے سکھوں کے دل ناراض ہو گئے۔ مسلمان محمد صاحب کے برخلاف پڑھکر الگ ہو گئے۔ سناتن دھرمی اپنے اوتاروں کی شدھی میں نندیا ہری تحریر پڑھکر متنفر ہو گئے۔

اس پر بھی سوامی دیانند جی کے چیلوں نے صبر نکیا جگہ بجگہ اپنے لیکچروں میں گورو صاحبان کی نندیا کی۔ اور سکھوں کے دل ناراض کئے پہلے تو ہزاروں ہندو کیش رکھکر سنگھ بنتے تھے۔ اب اس کے اُلٹ لاہور۔ اور جالندھر کی آریہ سماجوں میں سکھوں کی جان سے پیارے کیش منڈوائے گئے۔ یہ نالایق حرکت صرف سکھوں کے دل دکھانیکے لئے کی گئی تھی۔ کیونکہ آجتک آریہ سماج کے کئی ممبر بلکہ اوپدیشک کیش رکھتے ہیں۔ اگر سماجی یہ کہیں کہ سکھ یگیوپویت یعنی جینیو نہیں پہنتے تو ہزاروں لاکھوں ہندو جاٹ وراجپوت وغیرہ قومیں موجود ہیں۔ جو یگیوپویت نہیں پہنتیں۔ سکھوں کے پوتر کیش ہی مونڈتے تھے۔ جو ہمارے پنجاب میں ہل چل مچگئی۔ سکھوں کی چھاتیوں میں بیرتا کے خون نے جوش مارا سکھوں نے سمجھا کہ اب ہماری قوم تب ہی بچ سکتی ہے۔ جو ان آریہ ہندوؤں یا اُن ہندوؤں سے جو گورو صاحبان کی نندیا کرتے ہیں۔ الگ ہو جاویں۔ اگر اب بھی سماجی اپنے کئے پر پشچاتاپ کرتے تو شاید سکھ جو بڑے دیالو ہیں اپنی ناراضگی کو بھول جاتے۔ لیکن آریہ سماجون نے کئی طرحسے سکھوں کو زیادہ سے زیادہ رنج پہونچایا۔ روپے سکھوں سے لئے لیکن اپنے آریہ سکولوں اور کالجوں میں گورمکھی کو جگہ تک نہ دی۔ معمولی آدمیوں کے بنائے ہوئے بھجن تو سماجوں میں پڑھے جاتے ہیں۔ لیکن گورو صاحبان کی پوتر بانی کو پنجابی ڈھکوسلے کہکر نفرت کیگئی۔ بھلا جب ان آریہ سماجی نفاق کے بانیوں کیطرف سے سکھوں کی اس طرح دل آزاری کیگئی ہو کس طرح سکھ ہندوؤں سے الگ نہ ہوتے۔ الگ بھی سکھ آریہ سماجیوں سے ہیں۔ کیونکہ میں نے کئی جگہ سنگھ سبھاؤں کے ممبر ہیج داری سکھ دیکھے ہیں۔ سکھوں جیسے بہادر بھائیوں کو ہمسے علیحدہ کرنے کے ذمہ دار آریہ سماجی ہیں۔

جب یہ حالت ہے تو کسطرح سے سکھ ہندو کانفرنس ملتان میں شامل ہوتے۔ کیونکہ کئی ہندو اخباروں کے جتلانے پر سکھ صاحبان سمجھ گئے تھے کہ یہ ہندو کانفرنس یا آہندو دوستدار سبھائیں نہیں۔ یہ تو آریہ سماجیوں کی چال کا ایک جال ہے۔ سکھ تو درکنار اصل ہندو یعنی سناتن دھرمی بھی اسی وجہ سے ہندو کانفرنس میں شامل نہیں ہوئے۔ ورنہ کیا کروڑوں ہندوؤں میں سے صرف ڈیڑھ سو ہی ڈیلیگیٹ بنتے۔ جبکہ سکھوں کی ایجوکیشنل کانفرنس میں ہزاروں ڈیلیگیٹ ہوں +

قوم کے ہمدردو! آجکل جبکہ آپ اندر سے تو نہیں باہر سے ہی سہی آپس میں پیار پیدا کرنے کا یتن کر رہے ہو آپ کی کوششوں کو مٹی میں ملانے کیلئے آریہ اخبار سکھوں کے برخلاف لکھ رہے ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے ہیں۔ جو آریہ سماج کے مسافر اخبار نے سخت بیہودہ الفاظ گورو صاحبان کی نندا میں لکھے ہیں انکو پڑھکر سکھوں کا جوش اور بھی بھڑک اُٹھا ہے۔ ہر جگہ سکھوں میں جوش بڑھ رہا ہے۔ آریہ مسافر کے اس گندی تحریر پر ستاتن دھرمی ہندوؤں کا سچا خیر خواہ اخبار عام لاہور اپنے ۲۶ نومبر کے پرچہ میں اس طرح رقمطراز ہے:۔ کہ

"ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان میں اول تو سدیشن" کے بدنام اور تباہ کرنے والی خرابی کا وقوع میں آنا ہی ناممکن تھا۔ بلکہ یہ بھی قطعی لازمی تھا کہ ہندو مسلمانوں کے درمیان نفاق اور دشمنی اور علیحدگی کا

جن دوستوں کے پاس نور کا نمونہ پہنچے وہ خریداری یا عدم خریداری سے اطلاع دیں ورنہ تیسرا پرچہ وی پی ہوگا۔

نظارہ کبھی خواب و خیال میں بھی پیدا نہ ہوتا۔ اور اس کے بعد ہمارے "ہندو دھرم" کے محافظوں اور رکھشکوں۔ ہندو دھرم کے بہادر اور وفادار سپوتوں کو جو کہ سکھ اور خالصہ کے خاص خاص ناموں سے خطاب کیے جاتے ہیں۔ ہرگز ایسی توفیق یا جرأت نہ ہوتی کہ وہ کھلم کھلا "ہندو قوم" سے علیحدگی کا اعلان کرتے اور ہندوؤں میں شامل رہنے کو اپنے لئے خطرناک اور موجب ذلت یا رسوائی کا سمجھتے۔ جیسا کہ فی زمانہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ اور اس نظارہ پر سچے محبان وطن دلی دل میں جو درد محسوس کر رہے ہیں اور اسی درد کے مارے جو پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ اُسکی نوبت کیوں آتی؟ "ہندو سکھ ہیں یا سکھ بھی ہندو ہیں"۔ اس کا سوال فی زمانہ جو بدمزگی پیدا کر رہا ہے۔ اخبار خواں دنیا اس کو خوب جانتی ہے اور پنجاب کی برائے نام ہندو سبھاؤں اور کنفرنس میں زیادہ تر حضرات کن خیالات اور اعتقادوں کے کارکن ہیں۔ وہ وہ معززین ہیں۔ جنکے ذاتی اعتقاد ہندوؤں کی بنیادی اور مسلمہ تمیزوں سے اس درجہ مختلف بلکہ برعکس ہیں۔ کہ جتنا اختلاف ہندوؤں اور مسلمانوں میں بھی نہیں ہے ..... ہم حیران ہیں۔ کہ جو حضرات (آریہ) اوتاروں کے قائل نہیں ہیں اور برہم آشرم کے قایل نہیں جو دیوی دیوتاؤں کے قایل نہیں جو تیرتھوں اور مندروں کے قائل نہیں جو بدھوا بیاہ کو ہی لازم قرار نہیں دیتے۔ بلکہ ایک عورت یا لڑکی کے لئے گیارہ تک خاوندوں کو جائز مانتے ہیں۔ جو غیر اقوام کے بھرشٹ اور گرے ہوئے لوگوں کو بایل کرنے اور ملانیں ترقی سمجھتے ہیں۔ چھوت چھات ذات پات کے بندھنوں کے توڑنے کے درپے ہیں۔ اور اتنے پر بھی اکتفا نہ کر کے ان سب لوگوں کے عقاید کو کھلم کھلا بُرا کہتے ہیں۔ جو اُن کے ساتھ ان امور میں متفق ہونے پر تیار نہیں ہیں وہ کیسے ہندو بلکہ ہندوؤں کے لیڈر ہیں؟ وہ ہندو کے خطاب کے بھی علانیہ روادار نہیں ہیں۔ اور تسپر بھی ہندو سبھاؤں کی رہبری کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اتفاق اتفاق کا شور مچاتے ہیں۔ اور نفاق نفاق کا بیج بوتے ہیں۔ اسی بیج کا کرشمہ ہے کہ پہلے ہندو مسلمان الگ ہو گئے۔ اور اس کے بعد سکھ بھائیوں کو بھی علیحدگی کی سوجھی اور کیسے افسوس اور ماتم کی بات ہے۔ کہ یہ کھاڑی یا خلیج علحدگی کی ہر روز بڑھتی نظر آتی ہے"

سکھوں کے نفاق کی خرابی

جائے غور ہے کہ اس تازہ نفاق کی صورت کس درجہ سنگین اور سنجیدہ ہوتی جاتی ہے اور "ہندو کنفرنس" کے ملتان والے جلسہ نے اس بارہ میں کیسی ماتم افزا نمود حاصل کی ہے۔ اس کا حوالہ دینا بے موقعہ نہ ہوگا۔ ہندو کانفرنس کے چلتے پرزے حضرات نے زمانہ کو یہ دکھلانے کیلئے کہ "ہندو" اور "سکھ" ایک ہی ہیں۔ جلسہ ملتان کی پریسیڈنٹی کی کرسی باباگوربخش سنگھ صاحب بیدی کو عنایت کی۔ اور محض اس لئے کہ بابا صاحب نے ایسی "ہندو کانفرنس" کی صدارت منظور کر کے خالصہ دھرم کو بٹہ لگا دیا ہے کہ جس کے اکثر کارکن اور چلتے پرزے حضرات سکھوں اور خالصہ دھرم کے جانی دشمن اور سخت بدخواہ اور شدت سے اس کے بدنام کرنے والے حضرات ہیں۔ اور ان حضرات سے مراد جس خاص فرقہ ہندوؤں کے قومی عقاید کا بھی جانی دشمن بلکہ اس سے بھی زیادہ بدخواہ عملی طور پر ہے۔ جیسا کہ محمود غزنوی یا شہنشاہ اورنگ زیب اس شورش سے مشہور کئے جاتے ہیں۔ غرضکہ جس بات کی شکایت پر درباره "ہندو کنفرنس" کے اخبار عام پہلے سے بزور واویلا کرتا تھا۔ اُسی کی حزابی کا قدرتی گل کھلایا گیا ہے۔ سکھوں کی "سنگ سبھا" کے جلسہ راولپنڈی میں زال بعد جلسہ لاہور میں اور اب حال میں سنگھ سبھا لایل پور کے عام جلسہ میں بھی سری بابا صاحب ممدوح کی آڑے ہاتھوں جز لی گئی ہے۔ اور اس کا جوش سکھوں میں اسقدر نمایاں ہے کہ سکھوں کی ایجوکیشنل کنفرنس کے سالانہ جلسہ میں بمقابلہ سری بابا صاحب کے انہیں کے برادر عزیز کنفرنس مذکور کی استقبالیہ کمیٹی کے پریسیڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور سکھ لوگ بظاہر اس بات پر ثابت قدم نظر آتے ہیں۔ کہ وہ ایسے ہندوؤں سے قطعی بیزار اور بالکل علیحدہ رہنا چاہتے ہیں۔ جن کے کارکن ان کے عقاید کے شدت سے مخالف اور مشہور بدخواہ ہیں غرضیکہ "ہندوؤں" کی انہیں حضرات کی بدولت کیسی شرمناک حالت ہو رہی ہے۔ کہ جن کو وہ خوشامد درآمد سے اپنا ظاہر کرتے ہیں۔ وہی انسے کنارہ کشی اور بے تعلقی کے دعوی دار ہیں۔ آخر یہ چالبازیاں کیسے کارگر ہو سکتی ہیں۔ اور ایسی حکمتوں سے ہندوؤں کا کیا حال ہوا چاہتا ہے۔ کاش! اس پر کوئی بندۂ خدا غور کرے۔ اور اس خرابی سے ہندوؤں کو بچائے۔ جن گندم نما جو فروش حامیان و خادمان و کارکنان "ہندو کانفرنس" کی بدولت ہندوؤں کی قومیت کی یہ ذلت و خواری پیش آرہی ہے۔ لطف کی بات ہے کہ وہ بھی اپنی خاص منڈلی میں ہندوؤں کے نام سے چھپتے اور مرد میدان بنکر ہندو ہونے کا دعوے نہیں کرتے اُن کی سماجوں کے بھیا اخبار ہندو ہونیکا اعتراف نہیں کرتے۔ اور وہی حضرات ہندوؤں کے محافظ اور ہندوؤں کے کارگذار اور ہندوؤں کے قومی خادم ہونیکا فخر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اُنہوں نے ہندوؤں کی طاقت اور شہرت اور عظمت بڑھا دی ہے!!! اگر یہی خدمت فخر کے قابل ہے تو سری رام اور سری کرشن بھگوان اور مہاراج گورو صاحبان ہندوؤں کو ایسے بے غرض خادموں کی چالوں سے محفوظ رکھیں جن کی تاثیر سے آخرت کی تباہی کے علاوہ دنیا کی شہرت اور عزت اور پولیٹیکل فواید کا بھی جو کچھ حال پیش آرہا ہے سراسر ناگفتہ بہ ہے۔ جسکا حوالہ دینا اس موقعہ پر باعث طوالت ہوگا۔

سکھ بھائیوں کی بیزاری کیوں؟

ممکن ہے کہ سنگھ سبھاؤں کے محولہ بالا ریزولیوشنوں پر بعض ناواقف لوگ ناک بھوں چڑھائیں کہ ان کی شکایت بالکل بیجا ہے کہ کارکنان ہندو سبھا یا "ہندو کانفرنس" سے سکھوں کی بیزاری فضول

ہے۔ ہمکو افسوس سے ماننا پڑتا ہے کہ خاص ہندوؤں کی طرح سکھوں کی بیزاری بھی اس امر خاص میں بیوجہ اور فضول نہیں ہے بلکہ سراسر منصفانہ اور جائز ہے۔ ہندوؤں کے مشہور دھرم کرم کی جو کچھ خاک ان سرگرم نو تعلیمیافتہ سماجیوں نے اڑائی ہے۔ اس سے قطع نظر مسلمان اور عیسائیوں اور جینیوں اور دیگر فرقہ کے بھائیوں کے مقدس اعتقادوں کی جیسی دل آزاری کیگئی ہے۔ اس کو بھی بالفعل ایکطرف چھوڑکر یہ دیکھنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ ان حضرات کے مہاشے لوگ کس طرح سکھوں اور اُن کے مقدس بزرگوں واجب التعظیم گوروؤں کی توہین اور بدنامی کے پھریرے اُڑا رہے ہیں۔ اور اس کے بعد حیران ہو رہے ہیں کہ سکھ اُن کے برائے نام "ہندو کنفرنس" کے جال میں کیوں نہیں پھنستے ہیں۔ اور کیوں ایسے "ہندو کنفرنس" اور ہندو برادری کو دور سے سلام کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جن کے مُکھیا اور قائم مقام وہی حضرات آپا بنتھی ہیں۔ اس موقعہ پر صرف ایک مثال کا پیش کرنا کافی ہوگا۔ اور انصاف پسند ناظرین اسی ایک مثال سے نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اخبار عام کا دعوے اور اس کا شور کہاں تک صحیح یا غلط ہے۔

دعوی کی مثال

اسی ایک مثال پر آجکا مضمون ختم کرنا کافی ہوگا۔ اس موقعہ پر ہم کو افسوس سے ایک ایسے اخبار کا مضمون نقل کرنا پڑتا ہے۔ جو انہیں سماجی حضرات کا مشہور اخبار ہے۔ جس کا نام آریہ مسافر ہے۔ جو ملکی ناچاقیوں کے ناگوار مضامین کے باعث حکام کے نزدیک بھی قابل اعتراض ہونیکی شہرت پا چکا ہے۔ جو امن کی ضمانت کے باعث کچھ ماہ تک حکماً بند تھا لیکن سماجی امداد کے زور سے رقم ضمانت داخل کر کے اب پھر ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ جسکے مالک وہی مسٹر بھوجدت ہیں کہ جنکے لیکچر کلکتہ میں بحکم پولیس بند کئے گئے تھے۔ جو اپنی زندگی کا مشن یہ بنائے ہوئے ہیں کہ سماجیوں میں پرسلٹزم کی قابل اعتراض رسم چل نکلے۔ جو ہندوؤں کی بنیادی عقائد کے سراسر خلاف اور ان کے دھرم پاک کی بینظیر خوبیوں کے بہاڑ میں جھونکنے والی ہے۔ جسکو ہندو سبھا کا غیر ہندو سماجی فرقہ ہندوؤں کی ترقی کا لوازمہ سمجھتا ہے۔ یہی مسٹر بھوجدت "ہندو کنفرنس" کے موقعہ پر آگرہ سے چلکر ملتان آئے۔ اور کنفرنس کے ہجوم میں اسبات پر لیکچر دیا کہ ہندوؤں کو ضرور بھرشٹ شدہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو شامل کر کے اپنے برن آشرم کی خوبیاں روشن کرنی چاہیں!۔

KHILAFAT LIBRARY

انہیں مسٹر بھوجدت صاحب کا اخبار ضمانت کی رقم سرکار میں داخل کر کے اب پھر سماجی طمطراق سے جاری کیا گیا ہے۔ اور اب بجائے مسٹر بھوجدت صاحب کے انہیں کے پُوت سپوت" مسٹر تارا دتہ صاحب اس اخبار "آریہ مسافر" کے مدیر اور مہتمم قرار دیئے گئے ہیں۔ اور یہ اخبار آریہ مسافر" ہتکاری پریس آگرہ سے شایع کیا گیا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اخبار ہذا کی زیارت کا فخر ہم کو نصیب نہیں ہے۔ لیکن قادیانی اخبار بدر میں اسی قومی سماجی اخبار آریہ مسافر" کے ایک مضمون کا اقتباس دیا گیا ہے۔

اس مضمون سے ظاہر ہے کہ آریہ بھائیوں کے اس اخبار آریہ مسافر" آگرہ کی رائے سکھوں کے بارے میں کیا ہے۔ اس رائے کے اظہار میں سکھوں کے مقدس گوروؤں کی شان میں کس دریا دلی سے گل افشانی کیگئی ہے۔ اس تحریر کو بطور نمونہ از خروارے سمجھنا چاہیئے اور دل ہی دل میں سوال کرنا چاہیئے۔ کہ جس آریہ سماج کے ایسے مشہور اور مسلّم اخبار آریہ مسافر" کی رائے سکھوں کے بزرگوں کے متعلق یہ ہے۔ ایسے سماج کے حضرات کی ہندو کنفرنس" کے پریذیڈنٹ منتخب کئے جانے پر سری بابا گوربخش سنگھ بیدی صاحب کی شہرت کیوں دوبالا نہ ہو۔ غرض کہ ہندو کنفرنس کے غیر ہندو لیڈران و رہبران کا اخبار آریہ مسافر" لکھتا ہے:۔ [1]

"خالصہ جی ذرا سوچ سمجھکر اُتر دیں۔ کہ ایک بار کے بدلے زمانہ کے بادشاہ کیساتھ ویر باندھ لینا اور اُس کے برخلاف لڑائی کر کے ہزاروں آدمیوں کا خون کرا دینا اس میں ہرگوبند صاحب نے ہندوؤں پر کونسا پراُپکار کیا بلکہ امر واقع تو یہ ہے کہ ہرگوبند صاحب نے اپنی غرض کیلئے بچارے غریب ہندوؤں کے گلے ناحق کٹوائے۔ اور اسپر طرح طرح کے ظلم کرائے ان واقعات سے دل میں ذرا بھی شک نہیں رہ سکتا کہ خالصہ جی کے گورو مہاراج کے پرتاپ سے ہندو قوم کے گلے پر چھری پھری نہ کہ اسکی رکشا ہوئی۔ قاضی رستم خاں کے گھوڑے کی قیمت دیائی۔ جسکی وجہ سے قاضی اور بابے بُڈھے کی گالی گلوچ تک نوبت پہونچی۔ یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار۔ قاضی کی لڑکی کو لاہور سے امرتسر لے گئے یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار۔ بادشاہ کا باز دبا لیا۔ جسکی وجہ سے لڑائی ہوئی۔ یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار۔ ہرگوبند صاحب نے بدھی چند کی سرقت شاہی طویلہ میں سے گھوڑے نکلوا لئے۔ یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار"

(۲) گوبند صاحب نے جو جو کُشت وخون کروائے وہ بھی ہندوؤں پر اُپکار۔ گوبند صاحب نے ورن آشرم کی مریادا کو نشٹ کر کے اورنگ زیب کیطرح ہندوؤں کے گلے سے یگیوپویت اُتروائے۔ یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار گوبند صاحب کے چیلوں نے مار دھاڑ کر کے دیش کا ستیاناش کیا یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار۔

(۳) خالصہ قوم اور اس کے بزرگوں نے ہندوؤں کی سہائیتا کی یا ہندو دھرم کی رکشا کی۔ ہم بڑے زور سے کہنے اور ثابت کرنیکو طیار ہیں کہ خالصہ جی کا جنم کسی مارنک اُپکار یا ملکی بھلائی یا ہندوؤں پر احسان کے لئے نہیں ہوا۔ بلکہ اپنے باپ کا بدلہ لینے اور راج پاٹ کی ہوس میں تاریخوں سے ثابت ہے۔ اور اتہاس ساکشی دے رہے ہیں۔ کہ اگر تیغ بہادر صاحب نہ مارے جاتے تو گوبند صاحب اس شکل میں آپ کے سامنے نہ آتے۔ پنتھ رچا گیا۔ باپ کے بدلہ کے لئے لڑائیاں کی گئیں۔ باپ کے بدلے کے لئے بندا بیراگی کو دکن دیش سے بھیجا گیا۔ باپ کے بدلے کے لئے کُشت وخون اور لوٹ مار کی بنیاد ڈالی گئی۔ باپ کے بدلے کے لئے ہرگوبند صاحب نے جو کچھ کیا۔ اپنے آنند کیلئے تیغ بہادر صاحب نے پران دیئے۔ صرف اس لئے کہ مسلمانوں کے راج میں آفت پہنچانا چاہتا تھا۔ اس میں عام ہندوؤں کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی انکی اور ان کے دھرم کی کچھ رکشا کیلئے کیا گیا۔ مطلب سدھی کے لئے آج تک یہ دھوکے کی ٹٹی چلی آتی ہے"

ہمارے خیال میں یہ مضمون آریہ مسافر سے نکالکر بدر نے شائع کیا ہے

[1] اصل مطبوعہ چٹھی میں یہ اقتباس درج نہیں جو ہم اخبار بدر سے لیکر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں (ایڈیٹر نور)

آخری نوید ن:- ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس کے بعد بھی کسی کو سکھوں کی روش کے سمجھنے میں دقت ہوگی۔ کہ وہ ایسے "ہندو کنفرنس" اور ہندو سبھا کی برادری سے کیوں کنارہ کش ہیں۔ کیا یہی ہندوؤں کی ترقی اور اُن کی طاقت کے لچھن اور اہل ہند کی پولیٹیکل ترقی اور امن پسندی کی مضبوطی کے کرشمے ہیں؟ ایسی حرکتوں کے بعد بھی کیا "اخبار عام" کے دعوے کے ماننے میں کسی انصاف پسند کو تامّل ہوگا۔ کہ وہ کیوں "ہندو کنفرنس" کی صحیح اصلاح کا طلبگار ہے؟ کیا یہی ہندوؤں کے اتفاق کا راز ہے؟ خوشی کی بات ہے کہ سماجی بھائیوں کا سالانہ جلسہ انہیں ایام میں لاہور میں بڑی دھوم دھام کی نمائش سے کر رہے ہیں۔ کاش! اس جلسے میں توفیق ہو کہ اپنی روش پر غور کریں آنکھ موند کر سینہ پر ہاتھ رکھیں اور اپنے نراکار پرمیشور کو حاضر وناظر جان کر سوچیں کہ وہ کہنے کیا ہے؟ اور کرتے کیا ہیں اور ہونا کیا ہے؟ کاش! سماجی بننے سے پہلے ہندو ہونے کا ثبوت دیں۔ ورنہ ہندوؤں کے حال پر رحم کریں۔

بختو بی بی بلّی۔ چوہا لنڈورہ ہی اچھا ہے۔

"راستی موجب رضائے خداست"۔

قومی بزرگو! کیا اب بھی سکھوں پر گلہ کروگے؟ سکھ سچے ہیں۔ سکھوں کا اس میں کچھ قصور نہیں۔ قوم اور ملک میں جتنا نفاق بڑھ رہا ہے اسکے ذمہ دار سماجی ہیں۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ قوم اور دیش میں سچّی محبّت پیدا ہو۔ تو ہمّت کرکے ان نفاق کے بانی چالبازوں کے جال کو توڑ ڈالو۔ جب تک آریہ سماجی موجود ہیں۔ سکھ تو درکنار۔ سناتن دھرمی ہندو بھائیوں کا ملاپ ہونا ہی کٹھن ہے۔ جب سے سوامی دیانند اور ان کے چیلے ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں۔ قوم اور دیش میں نفاق ہی نفاق نظر آرہا ہے۔ گورونانک صاحب نے بھی تو ہندوستان کے علاوہ کابل قندھار مکہ مدینہ تک ست کا پرچار کیا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے سدھار کی جگہ ایسا بگاڑ کیا ہے جو کئی دفعہ لٹھ چل چکی ہے مقدّمے ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ آریہ سماجی اپنی کرنی کا ذرا افسوس نہیں کرتے۔ یہ لوگ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اوپر سے تو سبز باغ دکھلا کر اپنی شیخی کی ٹرّیں مارتے ہیں لیکن اندر سے قوم کی جڑیں کٹ چکی ہیں۔ آخیر میں اپنے ہندو بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ اے ہندو بھائیو ہمت کرکے آریہ سماجیوں کے پھندے سے قوم اور دیش کو بچاؤ"۔

ہندو قوم کا سچا خیر خواہ لکھمی داس ساہنی

نوٹ زکاۃ رائیں

گورو گوبند سنگھ کے صاحبزادوں کا اصلی قاتل کون تھا!

KHILAFAT LIBRARY

قاصد خبر لایا کہ دونوں چھوٹے صاحبزادے جو گنگا رام برہمن کی زیر نگرانی تھے۔ اس نے صوبہ سرہند کے حوالے کر دیئے۔ اور قاصد نے یہ بھی خبر دی کہ مالیر کوٹلہ کے مسلمان نواب کی سفارش پر نواب سرہند دونوں صاحبزادوں کی جان بخشی کرنے کو تیار تھا۔ مگر دیوان سرہند جو مسلمان نہیں بلکہ ہندو قوم سے تھا کہا کہ:۔ اغی راکشتن و بچہ اش را نگہداشتن کار خردمنداں نیست

(ماخوذ از ہندوستان)

دھرمپال آریہ ہے یا عیسائی!

اس سے پہلے پرکاش۔ ہندوستان اور مسافر آگرہ میں یہ خبر چھپی تھی۔ کہ "مہاشہ دھرمپال" عیسائی ہونیکی تیاری کر رہا ہے۔ اب اس خبر کے متعلق مہاشہ دھرمپال خود اپنے رسالہ اندر باہر جنوری ۱۹۱۱ء یوں لکھتے ہیں:۔

مسیح کے بارے میں میں نے اپنے خیالات کو ایکدم کے لئے بھی پوشیدہ نہیں رکھا۔ آریہ سماج میں ہر قسم کی ذلّت اور اذیّت کے اندر اگر مجھے کسی چیز نے گرنے سے بچایا ہے تو وہ محض مسیح کی قربانی پر بار بار چینتن کرنا تھا مسیح کی قربانی میرے دشوار گذار راستہ میں بڑا بھاری سہارا ثابت ہوئی ہے"۔

گو مہاشہ دھرمپال کو جس چیز نے گرنے سے بچایا۔ وہ بقول اُن کے پنڈت دیانند کی مثال نہیں اور نہ ہی آریہ سماج کا اثر ہے۔ اور نہ ہی ویدک دھرم کی تعلیم۔ بلکہ حضرت عیسےٰ نے آپ کو گرنے سے بچایا۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ مہاشہ دھرمپال کے دلی خیالات ویدک دھرم کی نسبت کیسے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کیطرف سے کیسے۔

عیسائی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ گرجے میں جاکر بپتسمہ حاصل کرنے سے ہی عیسائی بن سکتا ہے۔ بلکہ اصلی عیسائی وہ ہے جو دل سے حضرت عیسیٰ کا پیرو ہو۔ اور اسکی زندگی اور مثال کو اپنی زندگی کا رہبر جانتا ہو۔ اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ دھرمپال دل سے آریہ سماجی ہے یا عیسائی۔ بیشک یہ دیکھ کر آریہ سماج کف افسوس ملتا ہوگا۔ مگر

(ابھی تو ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا!
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا؟

ہمیں پھر وہی بات!

ہم کئی دفعہ آریہ گزٹ کے فاضل ایڈیٹر لالہ دیوان چند ایم۔ اے۔ کو یہ دوستانہ مشورہ دے چکے ہیں کہ آپ ازراہ کرم مذہبی میدان میں ذرا سوچ سمجھکر اترا کریں۔ ابھی ہمارے پچھلے سوالات کا قرضہ آپکے سر پر جوں کا توں موجود ہے۔ مگر تازہ پرچہ میں آپ اپنی ہمدانی کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"اسلام کی تاریخ کی طرح عیسائی مذہب کی تاریخ بھی سرخ حرفوں میں لکھی ہوئی ہے"۔ مگر مہاشہ جی کو چاہیئے تھا کہ اور دل پر اعتراض کرنے سے پہلے ذرا دیانند وید بھاش کے صفحہ ۳۰۳ سوکت ۳۶۔ پھر دیانندی رگوید بھاش صفحہ ۲۰۷ پھر دیانندی بھاش صفحہ ۲۹۹ وغیرہ اور بھی دنی کی کل پرارتھنوں کو دیکھ لیتے۔ جس میں اپنے سے مخالف خیالات کے لوگوں کو آگ کی طرح جلانا۔ اور ان کے اسباب وغیرہ کو لوٹنا۔ اور اُن کے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے وغیرہ کرنے اور پھر ان کو قطار اور ملک سے باہر نکالنے وغیرہ کے حالات کو ذرا سرسری نظر سے

آریہ سماج کے متعلق نہایت مفید کتب:- ۱۔ آریہ سماج اپنے اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۲) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۳) دیانند چرت لیکن آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۵) دیانند چرت لیکن آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۱۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۱۱) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۱۲) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۱۳) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۱۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۱۵) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۱۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۱۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۱۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۱۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۲۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۲۱) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۲۲) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۲۳) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۲۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۲۵) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۲۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۲۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۲۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۲۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۳۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۳۱) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۳۲) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۳۳) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۳۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۳۵) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۳۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۳۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۳۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۳۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۴۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۴۱) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۴۲) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۴۳) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۴۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۴۵) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۴۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۴۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۴۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۴۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۵۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۵۱) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۵۲) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۵۳) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۵۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۵۵) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۵۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۵۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۵۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۵۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۶۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۶۱) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۶۲) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۶۳) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۶۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۶۵) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۶۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۶۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۶۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۶۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۷۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۷۱) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۷۲) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۷۳) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۷۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۷۵) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۷۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۷۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۷۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۷۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۸۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۸۱) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۸۲) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۸۳) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۸۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۸۵) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۸۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۸۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۸۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۸۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۹۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۹۱) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۹۲) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۹۳) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۹۴) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۹۵) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۹۶) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۹۷) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۹۸) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱ (۹۹) آریہ سماج کا مالی اصل چہرہ قیمت ۰ ر ۱ (۱۰۰) آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں قیمت ۰ ر ۱

دیکھ لیتے۔ اسلام کی تعلیم تو صلح اور شانتی پر مبنی ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ تم ان لوگوں سے لڑو۔ جو تم سے لڑتے ہیں۔ اور پھر دفاع کے لئے بھی یہ شرط لگائی گئی ہے۔ لا تعتدوا یعنے حد سے نہ بڑھو (پ ۲ سورہ بقر) کیا ویدک دھرم میں بھی کوئی ایسی شانتی کی تعلیم ہے؟ اگر ہے تو لالہ صاحب ذرا وید کا کوئی منتر تو پیش کریں۔ اگر نہیں تو بجائے اپنے گریبان میں منہ ڈالنے کے دوسروں کے منہ کیوں آتے ہیں

واہ قسمت وہی ولیا! ردی سی وکھیری ہو گیا ولیا!

(غلام حیدر مرتد کو اپنے ماں سے الگ کیا تھا۔ تو مسافر آگرہ

مذہبی دنیا سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ مسافر آگرہ نے جب سیتہ دیو

میں یہ اشتہار شایع ہوا تھا۔ کہ جو کوئی سیتہ دیو کی علیحدگی کا سبب معلوم کرنا چاہے۔ تو وہ دو پیسے کا ٹکٹ بھیجدے خدا جانے مسافر آگرہ نے اس چاپل سے کسقدر ٹکٹ بٹورے ہونگے۔ قادیان سے بھی دو تین آدمیوں نے ٹکٹ بھیجے مگر ٹکٹوں کو ایسا ہڑپ کیا۔ کہ ڈکار ندارد۔ اور سیتہ دیو کی علیحدگی کے وجوہات کو ایسی شدید احتیاط سے پوشیدہ رکھا۔ جسطرح پنڈت دیانند جی اپنی جائے سکونت اور حسب و نسب کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ اگر بعض خاص الخاص آریوں کو اس کے حالات لکھے بھی گئے۔ تو اس کی پیشانی پر جلی حروف سے یہ لکھا گیا کہ خبردار اس چٹھی کی بھنک دوسرے کان تک نجائے۔ مگر ؎

"نہاں کے ماند آں رازِ کزو سازند محفلہا"

آپ اس چٹھی میں کہتے ہیں:-

کہ سیتہ دیو دراصل بابی مذہب کا پیرو تھا اور بابیوں کی خفیہ سوسائٹی نے بھوجدت کے قتل کرنیکے لئے سیتہ دیو کو بھیجا تھا۔ سبحان اللہ کیسی مزیدار اختراع ہے۔ پنڈت بھوجدت نے بابی مذہب والوں کے برخلاف کبھی دو سطریں تک نہیں لکھیں۔ تو بھلا پھر بابی مذہب والوں کو کونسی ضرورت پڑی تھی جو یہ خصوصیت سے خاص آدمی کو اس ڈیوٹی پر مقرر کرتے؟ بابی لوگ تو جانتے بھی نہ ہوں گے کہ پنڈت بھوجدت کس..... مولی ہیں۔ پھر اگر واقعی یہ بات سچ تھی تو پنڈت بھوجدت نے ایسے خبیث کو سرکار کے حوالہ کیوں نہ کر دیا؟ تاکہ اس نابکار سوسائٹی پر باقاعدہ مقدمہ چلا کر کیفر کردار کو پہنچایا جاتا۔ مگر یہ تو کل ڈھکوسلہ ہی اختراعی تھا۔ مقدمہ کس پر چلایا جاتا۔ پھر آگے چلکر آپ لکھتے ہیں کہ وہ تو صحیح اردو بھی نہ لکھ جانتا تھا۔ اور ضلع گجرات کے موضع رانے وال کے ایک کشمیری کا بیٹا تھا۔ خوب! یہی مہاشہ جی اسکے اشدھ کرنیکے وقت زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے کہ مہاشہ سیتہ دیو جی بغداد کے عربی کالج کے پروفیسر ہیں۔ اور آپ سیّد زادے ہیرانی النسل امروہے کے باشندے ہیں۔ آہ! افسوس اسلام کے چڑانے کیلئے کسقدر جھوٹ اور کذب تراش کر ضمیر کا خون کیا گیا۔ کیوں لالہ جی تناسخ کا رول اس جھوٹ بیانی کیلئے کونسی جون مقرر کرتا ہے؟ پھر آگے چلکر آپ لکھتے ہیں "اس کا چال چلن ہمیں سدھ ہر تا نظر نہ آیا اسلئے اُسے الگ کیا گیا ہے"! ناظرین جن الفاظ پر ہمنے خط کھینچدیا ہے۔ ان کو پڑھ کر کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ سیتہ دیو کے الگ کرنیکی وجہ مسافر کے قتل کا خدشہ نہیں؟ بلکہ اس کی اس آخیر عبارت کو جسپر ہمنے خط دیا ہے جسے پڑھکر مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ "کوئی معشوقہ ہے اس پردہ زنگاری میں"! آجتک جسقدر اشد ہیاں ہوئی ہیں۔ انکا حشر سخت خطرناک ظاہر ہوا ہے۔ مہاشہ دھرمپال کو شدہ کیا گیا تو اسکے لئے آریہ سماج کو دھرمپال کی خودکشی نامی کتاب لکھنی پڑی۔ مسٹر ڈکسی کو شدہ کیا گیا تو وہ ایسا استاد ملا کہ ایک نامور آریہ کا کچھ روپیہ لیکر ایسا چمپت ہوا کہ آجتک اسکی کچھ اگ وگ سگ نہیں نکلی۔ مہاشہ سیتہ دیو کو شدہ کیا تو اس کو بدچلنی کا سارٹیفکیٹ دیا گیا۔ اگر آریہ سماج میں ذرہ بھر بھی روحانی جذبہ ہوتا۔ تو وہ ضرور ان اشدہ شدہ کی زندگیوں میں تغیر پیدا کرتا۔ مگر جو سماج ہی بجائے روحانی زندگی پیدا کرنیکے کسی خاص الخاص اغراض کے لئے قایم کی گئی ہے تو وہ کسطرح روحانی زندگی دے سکتی ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج ۔ تا ثریا می رود دیوار کج

ایک حل طلب سوال

بعض دوستوں کے خط آتے ہیں کہ نور میں سلسلہ کا ذکر بھی ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہمیں دوسرے[1] اخبار کے خریدنے کی ضرورت نہ رہے"۔ سلسلہ عالیہ کے متعلق مضامین لکھنا تو ہمارے لئے بفضل خدا نہایت آسان ہے۔ کیونکہ مضامین تیار شدہ ملجاتے ہیں بعض اوقات صرف ترتیب دینے کی ضرورت رہجاتی ہے۔ سو وہ چند منٹوں کا کام ہے۔ برخلاف اس کے آریہ۔ اور سکھ ازم وغیرہ پر مضامین لکھنا محنت شاقہ کو چاہتا ہے۔ مگر "نور" جن اغراض اور مقاصد کو لیکر اُٹھا ہے۔ یعنی مخالفین اسلام مثلاً آریوں وغیرہ کے اعتراضوں کے جوابات۔ اور سکھ دھرم میں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا پرچار کرنا۔ سو "نور" انشاء اللہ تعالےٰ آخری دم تک اس عہد کو نباہنا چاہتا ہے۔ اور ہمارے دوست خود ہی سوچ لیویں کہ مخالفین اسلام کے حملوں کے روکنے لئے اور سکھوں میں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا پرچار کرنیکے واسطے کسقدر اشد ضرورت ہے۔ بلکہ میں تو "نور" کے موجودہ صفحہ جات بھی ان اغراض کیلئے کافی نہیں پاتا۔ اور اس فکر میں ہوں کہ اخبار کو ۱۲ کی بجائے ۱۶ صفحہ کا کیا جائے۔ ہاں اگر ہمارے دوست ضرور ہی سلسلہ کے حالات کو نور میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہم محض انکی خاطر نور کے ساتھ ایک ضمیمہ نکالنے کیلئے تیار ہیں۔ جو محض سلسلہ کیلئے وقف ہوگا۔ اور موجودہ صفحہ جات میں تو ایک سطر کی بھی گنجایش نہیں۔ اگر پانصد درخواستیں آگئیں تو ہم اس کام کو انشاء اللہ العزیز بہت جلد شروع کر دیں گے۔

KHILAFAT LIBRARY

میری معذرت

بدظنی بہت بری بلا ہوتی ہے

بعض دوستوں نے اس بات کو نہایت بُری طرح محسوس کیا ہے۔ کہ ایڈیٹر "نور" حضرت اقدس کی بیماری کے متعلق اپنے اخبار میں کچھ نہیں لکھتا۔ مگر ہمارے ان معزز دوستوں کو کیا علم ہے کہ نور کہاں چھپتا ہے۔ اور اسکی کاپیاں کتنے روز پہلے یہاں سے مطبع کو روانہ کی جاتی ہیں۔ نور اسلامیہ پریس لاہور میں چھپتا ہے۔ اور اس کی کاپیاں کم از کم دس روز پہلے یہاں سے مطبع کو روانہ کیجاتی ہیں۔ تو پھر کہیں جاکر وقت پر شایع ہو سکتا ہے۔ دوسرے معنوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حالات نور کے ناظرین پندرہ تاریخ کو پڑھیں گے۔ دراصل وہ ۴ تاریخ کے ہوں گے۔ اگر میں ۴ کو حضرت اقدس کی علالت طبع کی خبر ناظرین کو دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ بفضل خدا حضرت اقدس پندرہ

[1] سکھوں اور آریوں میں تبلیغ الاسلام بھی سلسلہ کی ایک ضروری شاخ ہے۔ اخبار کو معجون مرکب بنانے کی بجائے ایک خاص شعبہ میں ترقی دینا قوم کے لئے بہتر ہے۔ سلسلہ کی خاص الخاص خبریں اب بھی درج ہوتی رہتی ہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵ کالم ۲ اخبار نور قادیان شریف مورخہ ۱۵ افروں ۱۹۱۱ء نمبر ۱۰ جلد ۲ ۴ اخبار نور قادیان شریف مورخہ ۱۵ افروں ۱۹۱۱ء نمبر ۱۰ جلد ۲ بقیہ حاشیہ صفحہ ۶ کالم ۲ اسلامیہ پریس

کو بالکل تندرست ہو جائیں۔ تو اس صورت میں آپ سمجھ سکتے ہیں کہ میری وہ خبر جہاں ایک طرف افسوس دہ ہوگی۔ وہاں دوسری طرف مضحکہ خیز بھی۔ اور پھر جب معزز معاصرین الحکم۔ اور بدر تازہ بتازہ خبریں پہنچانیمیں مشغول ہیں۔ تو پھر سمجھ نہیں آتی کہ آج جو خبر الحکم یا بدر میں شایع ہوتی ہے۔ اسی خبر کو دس دن کے بعد میرے دوست نور میں پڑھکر کسقدر خوش ہو سکتے ہیں۔ میں فکر میں ہوں کہ کسی نہ کسی طرح گھر کا مطبع بن جائے۔ اگر میں اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہو گیا تو انشاء اللہ تعالےٰ یہ عارضی تکالیف جلد رفع ہو جائیں گی۔ میرا تو روم روم حضرت اقدس ؑ پر نثار ہے۔ میں اندھا تھا۔ حضرت نے مجھے آنکھیں دیں۔ میں بہرہ تھا۔ حضرت نے مجھے کان دیئے۔ میں لولا تھا حضرت نے مجھے پاؤں دیئے۔ میں چاہ ظلمت میں پڑا بھٹک رہا تھا۔ مگر حضرت نے اپنے ضیاء سے مجھے "نور" بنا دیا۔ ایسی صورت میں کوئی کرت گھن اور احسان فراموش ہی ہو جو ایسے محسن کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائے۔ مجھے قسم ہے اس خدا کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر نور کا مطبع قادیان میں ہوتا۔ تو "نور" ایسے نازک موقعہ میں اگر "نور" کو نہیں تو کم از کم نور کا ضمیمہ تو ضرور ہی روزانہ کر دیتا۔ جس سے ناظرین اپنی جان سے پیارے روحانی باپ کے حالات روزانہ تازہ بتازہ پڑھکر اپنے دل کو ڈھارس دیتے۔

ہم کسی کو اپنے جگر تو کہو لکر دکھلا نہیں سکتے کہ ہمارا دل اس مجبوری کے لئے کسطرح تڑپ رہا ہے۔ باقی بدظنی کا کیا علاج؟ ظن کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا اگر آپ بات بات پر ایسی حسن ظنی سے کام لینے لگیں گے تو بیچارے ایڈیٹر کی خیر نہیں۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ پر غور کریں

سو منگلا کے متعلق ایک واجب الاحترام بزرگ کی رائے

اخویم مکرم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ سومنگلا کی آٹھ جلد کا وی پی مجھے آج ملا۔ جزاک اللہ اتفاق سے احباب کا مجمع تھا۔ اسی وقت کھولکر ابتدا سے آخر تک پڑھا گیا۔ جو مسرت اور لطف اس کے پڑھنے جاننے سے حاصل ہوا۔ وہ میں جانتا ہوں یا میرا دل۔ اور یہی کیفیت جملہ احباب کی تھی۔ اور بے اختیار سب کی زبان سے آپ کے لئے دعائیں نکلیں جو لامحالہ انکی کیفیت کا ترجمہ تھیں۔ اصل احسان تو اللہ کریم و رحیم کی ذات کا ہے جس نے اسلام کو بے بہا نعمت عطا کی۔ اور آپ کو اس سے بہرہ ور فرما کر قابل رشک بنا دیا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ اسلام اور اسلام کے امام کی پاک صحبت کا سعید فطرت میں ضرور کچھ اثر ہو جانا چاہیئے تھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علےٰ ذٰلک۔ رسالہ کا آخری حصہ تو اس قابل ہے کہ آپ ہی کا حصہ تھا کہ اُسے سلیس اور آسان طریق پر لاجواب دلائل کیساتھ حل کر دیا ہے۔ اور میرے نزدیک آجکل زمانہ کا تقاضا لازم کر رہا ہے کہ ہر مسلمان کو اسکا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ آٹھ جلد سومنگلا جناب منشی محمد حسین خانصاحب سب انسپکٹر پولیس کے نام ارسال فرماویں"

(میاں) غلام رسول تمیم انسپکٹر پولیس

بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

اس کے پہلے "نور" کے ناظرین جھنگ سیال کی رائے سکھوں کی نسبت تو ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ جس نے اپنے ۱۷۔ پوہ کے الیشو میں لکھا تھا کہ سکھوں کا دماغ چکرایا ہوا ہے۔ یہ اُلٹی عقل والے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر اب اس کے دوسرے بھائی پرکاش کی رائے سکھوں کے متعلق ملاحظہ فرمایئے۔

پرکاش لکھتا ہے۔ کہ اگر سکھ لوگ ہمارے برخلاف ریزولیوشن پاس کرنے سے باز نہ آویں۔ تو مجبوراً آریہ سماج بھی انہیں کے ہتھیار استعمال کرے گی یعنی گورنمنٹ سے فریاد کر کے انکی زبان دراز لیکچراروں اور دردشت نویس اخباروں کا انتظام کرایئے گی۔

مگر کیا لالہ جی اس اصول کو بھول گئے کہ یہ تو گنبند کی آواز ہے۔ تو مرا ملّا بگو من ترا حاجی بگویم۔

سکھوں کے پوجیہ گورو اور صوفی منش باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو پہلے آریہ سماج کے بانی نے ہی ستیارتھ پرکاش میں نہایت حقارت آمیز الفاظ میں یاد کیا۔ پھر لایل پور کے ایک بہرے جلسہ میں آریہ سماج کے ایک لیڈر نے سکھوں کو ..... زادے کہا۔ اور پھر جالندہر میں سکھوں کی چڑانے کے لئے ان کے بھائیوں کے کیش برسر بازار نیلام کئے گئے۔ مگر اب جبکہ سکھ بھائی محض ادلے کا بدلا دینے لگے ہیں۔ تو آریہ دوست کیوں برا مناتے ہیں۔ ؎

بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے۔

بت کریں دعویٰ خدائی یہ بھی ہے شان کبریائی

ہمیں بعض اوقات یہ دیکھ کر بہت ہنسی آیا کرتی ہے۔ کہ ایک جماعت اللہ تعالےٰ سے انحراف کر کے ایک کمزور اور فانی انسان کی تعریفوں کے پل باندھتی ہوئی تھکتی نہیں اور پھر اپنی اس کمزوری کو نہایت لاپرواہی سے نظر انداز کرتی ہوئی خواہ مخواہ خدا پرستوں کے منہ آتی ہے۔ جیون تت میں کوئی جمیعت سنگھ نامی لکھتے ہیں۔ کہ حضرت محمد ؐ علاوہ کئی قسم کی گناہ آلودہ تعلیم دینے کے صرف ایک خاص مکان کے طواف کو حج اکبر قرار دیتے ہیں۔ جہاں پر لوگ پتھر کو بوسہ دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ

معلوم ہوتا ہے کہ معترض سوائے اندھا دھند اعتراض کرنیکے اور کچھ نہیں جانتا۔ عبادت میں استتی حمد اور تعریف پر ارتھنا اور اپاسنا یعنی دھیان ضرور ہے۔ بتائیں مسلمان کب اس پتھر کی تعریف اور اس سے دعا اور اسکا دھیان کرتے ہیں۔ اسلام کی کسی عبادت میں اس پتھر کا ذکر نہیں۔ بلکہ عبادات اسلام میں تو مکے کا بھی ذکر نہیں۔ اگر کسی کو ہاتھ لگانا اور چومنا ہی عبادت ہے۔ تو سب لوگ اپنی بیاہتا بیویوں کے پوجاری ہیں؟ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے معترض کو شاید وہ نظارہ یاد آگیا ہوگا۔ کہ جب آپ اکانت میں بیٹھ کر شری دیو گورو بھگوان کی مورتی کے آگے پھول بتاشے چڑھا کر اور اس کی حمد و ثنا کے پل باندھ کر اس کے آگے سجدہ کرتے

KHILAFAT LIBRARY

جن دوستوں کے پاس نور کا نمونہ پہنچے وہ خریداری یا عدم خریداری سے اطلاع دیں ورنہ تیسرا پرچہ وی پی ہوگا۔

ہوئے نہیں تھکتے۔ اوہ! یہ بھی عجب زمانہ ہے کہ ایک فانی انسان کے پوجاری خداوند تعالےٰ کے پرستاروں کے مُنہ آتے ہیں۔ ؎

بُت کریں دعویٰ خدائی
یہ بھی ہے شانِ کبریائی

ایک اور حل طلب سوال

بعض دوستوں کی رائے ہے۔ کہ گرنتھ کی شرح کے نمبروں کا نوس میں ساتھ ہی گورمکھی ایڈیشن بھی چھپنا چاہیئے۔ اس کے متعلق بعض معزز معاصرین کے خطوط بھی موصول ہوئے ہیں۔ ہم اس امر کو نوس کے ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کی یہ رائے ہو۔ کہ گرنتھ صاحب کی شرح کا گورمکھی ایڈیشن بھی نور میں شایع ہوا کرے تو ہم حاضر ہیں۔ ہمارے نزدیک گرنتھ صاحب کی شرح کا گورمکھی ایڈیشن چھپنا اشد ضروری ہے۔ اور پھر اس گورمکھی ایڈیشن کا سکھوں میں کثرت سے شایع ہونا اس سے بھی اشد ضروری ہے۔ بیشک نور کے ناظرین کیواسطے اپنے سکھ بھائیوں کو مسور کرنے کیلئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ اگر وہ چاہیں تو نور کو اپنے سکھ دوستوں کے نام جاری کرواکر عند اللہ ماجور ہو سکتے ہیں۔

ایک دردمند دلی آواز

حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب کے دلمیں ضعفا کیلئے خاص درد ہے۔ آپ وقتاً فوقتاً اس فریاد درد کو نوکل اخبارات کے ذریعہ عوام پر ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزا خیر دے۔ حال ہی میں آپنے ضعفاء کیلئے ایک مختصر مگر دردمند مضمون الحکم اور بدر میں چھپوایا ہے جسکو پڑھ کر بے ساختہ میر صاحب کیلئے دعائیں نکلتی ہیں۔ کہ ضعفاء کیلئے آپکے دلکو کیسی لگن لگی ہوئی ہے ہم نور کے مخلص ناظرین اور دیگر احباب کیخدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ ان ضعفاء کا ضرور خیال رکھیں جو دور دراز ممالک سے محض دینی علوم حاصل کرنیکے لیے قادیان میں دھونی رمائے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر سو آدمی بھی ضعفاء کا ہمدرد پیدا ہو جائے تو ہمیں امید ہے کہ حضرت میر صاحب کا یہ درد کچھ کم ہو جائے۔ بہرحال ناظرین کیلئے ثواب دارین حاصل کرنیکا یہ ایک سنہری موقعہ ہے کہ وہ قادیان میں ضعفاء کیلئے "دو گچھے" (چندہ*

گرنتھ صاحب کی شرح

۳۷

نرہبو

مطلب :- خوف سے پاک ہے۔

شرح :- بعض گیانی پُرشوں نے بہو کے معنے دنیا کے لئے ہیں۔ جس سے مراد مایا یا دولت کے ہیں۔ مگر یہ مضمون کے ساتھ کچھ ٹھیک چسپاں نہیں ہوتے۔ سنسکرت میں صحیح لفظ بھے ہے۔ جسکے معنے بیم اور خوف کے ہیں۔ اور "نربھے" سے مراد یہ کہ خداوند عالم بیم و خوف سے بری ہے۔ کسی دوسرے سے اس کو خوف نہیں۔ خوف ہمسر سے ہوا کرتا ہے وہ تو لاثانی اور لاشریک ہے۔ جب اس کا کوئی شریک اور ثانی ہی نہیں تو پھر خوف کس سے ہو۔ یہ تعلیم دراصل بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف سے حاصل کی ہے۔ قرآن شریف میں اس روحانی گیان کو اس طرح ادا کیا گیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

ولم یکن لہٗ شریک فی الملک (سورۃ بنی اسرائیل و سورۃ فرقان) یعنی خدا تعالیٰ کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ لا شریک لہٗ (سورہ انعام) یعنی خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں"

نربھے کا لفظ یہاں پنجابی زبان کے لہجہ میں بدلکر نربھو رہ گیا۔ اس پر اور تو کسی نے خیال نہیں کیا۔ مگر بقول آریوں کے بیسویں صدی کے لاثانی "رشی مہارشی" دیانند نے اپنی جبلی عادت سے مجبور ہو کر اس پر زبان کھولی ہے۔ چنانچہ وہ آریہ سماج کی مائیہ ناز کتاب میں اس طرح گوہر افشانی فرماتے ہیں۔ کہ "نانک کو آتا جاتا تو کچھ نہ تھا۔ مگر خواہ مخواہ پڑھے ہوؤں میں ٹانگ اڑاتے تھے۔ اگر کچھ جانتے ہوتے تو نربھے کو نربھو کیوں لکھتے؟

مگر باوا صاحب لفظ کی اصلیت سے کچھ ناواقف نہ تھے چنانچہ آسا کی وار میں "بھے وچ سورج بھے وچ چند"

نربھو

مطلب :- خوف سے پاک ہے۔

شرح :- چونکہ ایشور وحدہ لاشریک ہے۔ اس لئے اس کو کسی سے عداوت نہیں۔ کیونکہ عداوت ہمسر یا کسی دوسرے سے ہوا کرتی ہے۔ اور علاوہ اس کے عداوت کا باعث ایذا اور رنج ہوتا ہے۔ جو محتاج بالغیر ہونیکے سبب سے پہنچتا ہے۔ مگر وہ تو قایم بالذات اور ارشد سروپ ہے۔ پھر اس کو کسی سے احتیاج کاہیکی۔ اور عداوت کہاں سے پیدا ہو یہ تعلیم بھی باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف ہی سے لی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اسی اسی طرح بیان کیا گیا ہے :-

ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃٍ (نساء) یعنے اللہ تعالےٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا"

انّ اللہ لا یظلم الناس شیئاً (یونس) اللہ تعالےٰ آدمیوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔

ولا یظلم ربک احداً (کہف) "تیرا رب کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا"

واللہ رءوف بالعباد (بقر - ال عمران) "اللہ تعالےٰ بندوں پر مہربان ہے"

ان اللہ بالناس لرؤف رحیم (بقر رج) اللہ تعالےٰ آدمیوں پر مہربان اور رحیم ہے"

یہ بھی تو باوا جیکا ہی قول ہے۔ جہاں جو لفظ مناسب سمجھا گیا لکھا گیا۔

نرویر

مطلب :- عداوت سے پاک ہے۔

شرح :- چونکہ ایشور وحدہ لاشریک ہے۔ اس لئے اس کو کسی سے عداوت نہیں۔ کیونکہ عداوت ہمسر یا کسی دوسرے سے ہوا کرتی ہے۔ اور علاوہ اس کے عداوت کا باعث ایذا اور رنج ہوتا ہے۔ جو محتاج بالغیر ہونیکے سبب سے پہنچتا ہے۔ مگر وہ تو قایم بالذات اور ارشد سروپ ہے۔ پھر اس کو کسی سے احتیاج کاہیکی۔ اور عداوت کہاں سے پیدا ہو یہ تعلیم بھی باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف ہی سے لی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے :-

ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃٍ (نساء) یعنے اللہ تعالےٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا"

انّ اللہ لا یظلم الناس شیئاً (یونس) اللہ تعالےٰ آدمیوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔

ولا یظلم ربک احداً (کہف) "تیرا رب کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا"

واللہ رءوف بالعباد (بقر - ال عمران) "اللہ تعالےٰ بندوں پر مہربان ہے"

ان اللہ بالناس لرؤف رحیم (بقر رج) اللہ تعالےٰ آدمیوں پر مہربان اور رحیم ہے"

اکال مورت

مطلب - مورت سے پاک ہے۔

شرح - مورت سے مراد یہاں سروپ ہے یعنے ذات حق حی لایموت اور زندہ جاوید ہے۔ کیونکہ وہ ہست ہے۔ ہست چیز ہمیشہ ایک رس رہتی ہے مرتا وہ ہے جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ نہ کبھی پیدا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتا ہے۔ دراصل یہ تعلیم قرآن شریف سے حاصل کیگئی ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے :-

لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (بقرہ) یعنی اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور دوسری چیزوں کو بھی زندہ رکھتا ہے"

* بھیجکر اپنے ولی کو راضی کریں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور پھر ڈبل مبارک ہیں وہ جو دوسروں کو بھی ترغیب دیں (ایڈیٹر)

وتوکل علی الحی الذی لا یموت (فرقان) اُس ذات پر بھروسہ کر جو زندہ ہے اور مرنیوالا نہیں"

قل ھو اللہ احد ہ اللہ الصمد ہ لم یلد ہ ولم یولد ہ ولم یکن لہ کفوا احد ہ "کہو اے محمد وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہیں جنا اس نے۔ اور نہ جنا گیا۔ اور نہیں واسطے اس کے پیروی کرنیوالا کوئی"

اس میں بھی ایک عجیب نکتہ "معرفت کا ہتہ ملتا ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے کشتی رنگ میں معلوم کر لیا ہو۔ کہ تین سو برس کے بعد اس ملک ہند پر نصاریٰ کا تسلط ہوگا۔ اور ان کے ایسے ہی عقیدے ہوں گے۔ اور اگر ان کا زمانہ پاؤ تو ان کے عقیدہ سے پرہیز کرو۔ نصاریٰ کا خدا جسکا نام انہوں نے یسوع مسیح رکھا ہوا ہے۔ بڑے مبالغہ سے سچا خدا سمجھتے ہیں۔ اور عیسائیوں کے خدا کا مختصر حلیہ یہ ہے کہ وہ ایک اسرائیلی بنت مریم یعقوب کا بیٹا تھا۔ اور ۹ ماہ ماں کے پیٹ میں رہ کر مثل دیگر انسانوں کے سیر ڈھیڑ سیر گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں پیدا ہوا۔ اور پیدا ہونیکے بعد عام انسانوں کیطرح کھاتا پیتا تھا۔ اور بول و براز کا تابع رہتا اور بقول عیسائیوں کے سولی پر کھینچا گیا۔ اور ایلی ایلی کہتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہی۔

مگر باوجود غدر یسوع مسیح کے وکہہ اُٹھائے۔ اور مصلوب ہونیکا یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ خدا ہو کر اسلئے سولی پر کھینچا گیا۔ تا اس کی موت گنہگاروں کے لئے کفارہ ٹھہرے۔ مگر یہ اختراع جیسی نرالی ہے۔ ویسے ہی مضحکہ خیز بھی۔ ورنہ خدا بھی کبھی مرا کرتا ہے۔ بائبل میں ایسی تعلیم کہیں بھی نہیں بائبل نے کہیں یہ دعوے نہیں کیا۔ کہ مسیح کے خون سے جہان کی نجات ہوگی۔ بلکہ سچی توبہ اور دلی پشیمانی ہی گناہوں سے رستگاری کا موجب ہے"

مسیح کا گنہگاروں کے لئے کفارہ بننا اور خدائی رتبہ تک دعوے کرنا بعینہ اُن من گھڑت داستانوں سے مشابہ ہیں۔ جو عرصہ سے باشندگان ایشیا میں مروج چلی آتی ہیں۔ یہ اُن سے کچھ زیادہ تعجب خیز نہیں۔ اور اسی واسطے ان لوگوں کے نزدیک کچھ زیادہ وزن نہیں رکھتیں۔ چنانچہ ہندوؤں کے شاستروں میں لکھا ہے کہ ایشور جی مہاراج نے مچھوا کا اوتار دھار کر تمام سمندر کو بویا۔ اگست می نراض ہوئے تو تمام سمندر کو تین چلو پانی کر کے پی گئے۔ اور پھر پیشاب کے راستہ سے اس کو خارج کر دیا۔ اسی وجہ سے سمندروں کا پانی ابتک کھاری چلا آتا ہے۔ جو صریحاً مسیح کے کفارہ کیطرح حقیقت سے بالکل خالی ہے۔

اجونی

مطلب :- ایشور پیدا ہونے اور جونوں میں آنے سے پاک ہے۔

دراصل یہ ہندوؤں کے اوتار سسٹم کا کھنڈن ہے۔ ہندو لوگ کہتے ہیں۔ کہ دنیا جب فسق و فجور میں تجاوز کر جاتی ہے۔ تو ایشور جی مہاراج اس فسق و فجور سے دنیا کو مطہر کرنے کے لئے۔ بجائے کسی اپنے برگزیدہ بندے کے بھیجنے کے بجنسہٖ خود ایشور جی مہاراج کسی فانی انسان کے قالب میں حلول کر کے دنیا کو ترک کنڈ سے پار کرتے ہیں۔ مگر باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نہایت زور سے اس بات کا کھنڈن کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ پیدا وہ ہوتا ہے جو مرتا ہے۔ مگر ایشور تو حیّ قیوم ہے۔ لایموت ہے، وہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور بباعث عدوث سے پاک ہونے کے فناہ سے بھی پاک ہے۔ سو یہ تعلیم وید کے عقیدہ کے صریحاً خلاف ہے۔ ویدوں کے ماننے والوں نے مدتوں برہما۔ کرشن۔ رام چندر وغیرہ وغیرہ کو ایشور کا اوتار استہاپن کیا۔ اگر ویدوں میں اس کی ذرا بھی مخالفت ہوتی اگر وید توحید کی تعلیم کا مدعی ہوتا تو اسقدر مخلوق اللہ دھوکے میں نہ پڑتی۔ ویدوں نے اوتار سسٹم کا کہیں بھی رد نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف عوام ہی بلکہ خاص الخاص جنمیں بڑے بڑے رکھیشر دوران رشی منی وغیرہ بھی شامل تھے وہ بھی اندھیرے میں رہے۔ اور توحید جیسے اولک رتن کی طرف کسی کا ہوے سے بھی خیال نہ گیا۔ آخر قرآن شریف نے ہی اوتار سسٹم پر حملہ کر کے توحید کا الم کھڑا کیا۔ جسپر سنہری حروف سے یہ لکھا ہوا ہتا قل ھو اللہ احد ہ اللہ الصمد ہ لم یلد ہ ولم یولد ہ ولم یکن لہ کفوا احد ہ چونکہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسلامی نور سے منور ہوئے تھے اور قل ھو اللہ احد کی اعلیٰ تعلیم آپ کے دلمیں گونج رہی تھی اس لئے آپنے ہندو جاتی کو مخاطب کر کے زور سے پکار کر کہا کہ وہ اللہ تو "اجونی" ہے۔ یعنے جونوں میں نہیں آتا۔ مرن جنم سے پاک ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

سے بھنگ

یعنے قائم بالذات ہے۔

شرح :- ایشور کسی کا محتاج نہیں۔ وہ تو قایم بالذات ہے۔ جو قایم بالذات ہو وہ کسی اور کا محتاج نہیں ہو سکتا یہ عقیدہ بھی اسلام کی تعلیم کو ہی روشن کر رہا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا خدا قایم بالذات ہے۔ کیونکہ اگر کچھ چند منٹوں کے لئے ہندو دوستوں کی ماں میں ماں ملا کر یہ کہدیں کہ کرشن اور رامچندر وغیرہ (نعوذ باللہ) خدا کے اوتار تھے۔ اور ان اوتاروں کو قایم بالذات کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھیں تو ہمیں اسکا جواب بالکل مایوسی اور نفی میں ملتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مہابھارت کے جنگ میں کرشن جی مہاراج بات بات کے لئے ارجن کے محتاج نظر آتے ہیں۔ اور رام چندر جی مہاراج لنکا کے یدھ میں بات بات کے لئے لچھمن اور ہنومان کے محتاج دکھائی دیتے ہیں۔ تو اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حقیقی خدا وہی خدا ہے۔ جو قرآن شریف لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف کے نور سے منور ہو کر یہ کہا۔ کہ وہ خدا "اجونی سے بھنگ" یعنے جنم مرن سے الگ ہے اور کسی کا محتاج نہیں ہندو اور عیسائی یہ دعوے ہرگز ہرگز نہیں کر سکتا۔ ایسا خدا صرف قرآن مجید ہی لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے"

گوپرساد۔ جپ

مطلب :- اصلی گورو وہی مہربان ہے اس کا ورد کرو

شرح :- باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقی گورو اور اصلی مرشد صرف پرمیشور کو ہی مانا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ وہ خدا جو خوف سے پاک۔ عداوت سے بری حی لایموت پیدا ہونے اور جنم مرن سے نیارہ ہے وہ خدا تو سراپا مہربان ہے یعنی رحیم اسی کا جاپ اور ورد کرو۔ پھر پرساد کے معنے قدوس کے بھی ہیں یعنے وہ خدا قدوس ہے۔ انسان مشاہدہ قدرت سے طرح طرح

KHILAFAT LIBRARY

کے فوائد حاصل کرتا ہے۔ جسقدر ہم صحیفہ نیچر کو گہری نظر سے دیکھیں اسی قدر اس قادر مطلق خدا کی وحدانیت ہماری آنکھوں کے سامنے آتی ہے۔ اور اسی قدر ہمارا دل صاف اور گیان کی روشنی سے منوّر ہوتا جاتا ہے انسانی ہدایات اور تعلیم الشان کے لئے ایک محدود زمانہ تک جاری رہتی ہیں۔ مگر ایشور کا گیان جو واسعٌ علیم ہے۔ اس پر آدمی جس قدر تدبر سے کام لیتا ہے اسی قدر روحانی رنگت میں رنگین ہوتا جاتا ہے۔

باغ و بستان و برگہائے شجر
ہیں معلّم برائے اہل نظر

انسداد گاؤکشی

ہمارے دوست میر اکبر حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ پوسٹل ڈپارٹمنٹ کے مکان پر ایک ہندو صاحب ایک مطبوعہ کاغذ عین مجلس عزا میں لائے اور بیان کیا کہ یہ ایک میموریل ہے جو انسداد گاؤکشی کے متعلق بنارس سے آیا ہے۔ اس پر آپ اور سب مسلمان جو یہاں موجود ہیں دستخط ثبت کر دیں۔ ایک حکیم صاحب جو بڑے عالم فاضل ہیں۔ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس میموریل پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس وقت اکثر احباب کی یہ رائے ہوئی۔ کہ مسلمانوں کو اس پر دستخط نہیں کرنے چاہئیں۔ کیونکہ ایک چیز جو کہ خدا نے ان کے لئے حلال فرمائی ہے لم تحرم ما احلّ لك کے اقتضاء سے اس کے انسداد کی تحریک کی کیونکر تائید کیجا سکتی ہے۔ میر صاحب کی پالیسی نہایت صلح کل اور مریخ و مریخاں کے اصول پر مبنی ہے۔ اور وہ اپنے ہندو مسلمان ماتحتوں میں بموجب حکم وزنوا بالقسطاس المستقیم کے ہمیشہ عدل و انصاف کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ انکا برتاؤ تعصب سے کوسوں دور ہے۔ انہوں نے میموریلسٹ کو جواب دیا کہ ہم گائے کے گوشت کا بالکل استعمال نہیں کرتے نہ ہم عید کے دن گائے کی قربانی کرتے ہیں۔ بلکہ یہاں کے اہل شیعہ نے تو ایک ریزولیوشن پاس کر دیا ہے کہ وہ کبھی گائے کی قربانی نکریں گے اس سے زیادہ ہمارے ہندو بھائی ہم سے کیا توقع رکھ سکتے ہیں؟ ایک چیز جو مسلمانوں کے ہاں جائز و حلال ہے۔ اس کے انسداد کی تحریک میں مسلمانوں کی شمولیت کا ایک کانشن Concession ہے جو ان سے مانگی جاتی ہے۔ کیا ہندو اسی قسم کی کانشن مسلمانوں کو دینے کیواسطے رضامند ہو سکیں گے؟ سردست اس میموریل پر دستخط کرنے میں ہمیں تامل ہے بعد غور مناسب کے دیکھا جاویگا۔ میر صاحب ممدوح نے جو کچھ فرمایا وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

ہندوستان میں گئو رکھشا کی تحریک جو آجکل ایک بڑے پیمانہ پر پائی جاتی ہے۔ ہم اس کی بدل قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کو گائے کی ضرورت ہندوؤں سے بدرجہا بڑھکر ہے۔ گائے اگر ہندوؤں کے پاس ہے تو اس کے پالنے والے مسلمان ہیں جو گائے کی پرورش سے روٹی کماتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کے پاس ہے تو وہ اس کا دودھ بیچکر زندگی بسر کرتے ہیں۔ گائے چرانے والے یا دودھ بیچنے والے گوجر سب مسلمان ہیں۔ اور وہ عملی طور پر گاؤکشی کے انسداد میں معین و مددگار ہیں۔ زمینداری کے واسطے گائے کا وجود سستہ ضرور یہ سے بھی زیادہ ضروری ہے اور زمینداری خواہ مالکانہ حیثیت سے ہو یا بحیثیت مزارعین و مستاجرین زیادہ تر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ پس گائے کے ساتھ مسلمانوں کی ضرورتیں زیادہ وابستہ ہیں بہ نسبت ہندوؤں کے وہ تو عملی طور پر ہندوؤں سے بھی زیادہ گئو رکھشا کرتے ہیں۔ لیکن حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر کے دائر رزق تنگ کر لینا سخت مشکل ہے اور حلال چیز کو حرام جاننا تو مسلمانوں کے مذہب میں کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کو اس لیجے ٹیشن میں مسلمانوں کی شمولیت کی نہ تو ضرورت ہے اور نہ وہ پرواہ ہی کرتے ہیں بلکہ وہ تو گورنمنٹ کو انسداد گاؤکشی پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ جسقدر بیف گورہ فوجوں کے واسطے بہم پہنچایا جاتا ہے اور جسقدر انگریز کھاتے ہیں۔ مسلمانوں کے ہاں تو اس کا عشر عشیر بھی خرچ نہیں ہوتا۔ پس گورنمنٹ کی خدمت میں جو کچھ اس بارہ میں کہنا سننا ہو ہمارے ہندو بھائی ہم مسلمانوں وساطت کے بغیر کہہ سن سکتے ہیں۔ ہمیں شمولیت سے معاف رکھیں۔

ہندو گائے کو بڑا متم مانتے ہیں۔ گائے کی عظمت کے خیال سے آریا سناتن دھرمی جینی۔ سکھ۔ برہمو۔ باوجود اختلاف عقاید مذہبی کے باہم شیر و شکر ہو رہے اور ان میں قومی وحدت پیدا ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں بھی قرآن مجید کی عظمت ہے۔ لیکن اسلامی فرقوں میں دن بدن تفریق بڑھتی جاتی ہے۔ کہیں سنیوں اور شیعوں میں جھگڑا ہے۔ اور کہیں احمدیوں اور غیر مقلدوں میں۔ مسلمانوں کے سب فرقے ایک ہی خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ ایک ہی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں۔ اور ایک ہی قرآن مجید کے پابند ہیں۔ اگر ان کے دلوں میں قرآن مجید کی عظمت ہو تو یہ جھگڑے بکھیڑے کبھی سننے میں نہ آئیں۔ آج کل عملی طور پر مسلمان پانچ کاموں کے لئے قرآن شریف کا استعمال کرتے ہیں۔ (۱) سرحد میں اس لئے کہ کسی کیساتھ دغا کرنا ہو تو اس پر ہیچہ لگاتے ہیں (۲) عدالت میں جھوٹی قسموں کیلئے (۳) عام طور پر جنتر منتر کے لئے (۴) حافظ صاحبان کبریائی کے لئے کہ کوئی کہے ہم بھی حافظ ہیں۔

(۵) بعض روپیہ کمانے کیلئے۔

قرآن مجید زندوں کے سنانیکے لئے نازل ہوا تھا مگر ہم مُردوں کو سناتے ہیں۔ قرآن مجید اخوت پیدا کرنیکے نازل ہوا تھا۔ مگر ہم میں پائیدار عداوت بڑھتی جاتی ہے۔ قرآن مجید راستی قایم کرنے کے لئے نازل ہوا تھا۔ مگر اُسے جھوٹی قسموں کا ہتھکنڈا بنا لیا جاتا ہے۔ قرآن مجید حب بغیر اللہ دلوں سے دور کرنے کے لئے نازل ہوا تھا۔ مگر اسکی آیتوں کو حب بغیر اللہ کے حصول کے لئے بطور اوراد و وظایف کے پڑھا جاتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار (نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ)

مبارک

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے معزز بھائی مولوی خدا بخش صاحب امام مسجد فرخپور کلاں ضلع گجرات کے ہاں فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس بالک کی عمر دراز کرے اور دین کا خادم بناوے (آمین) (ایڈیٹر)

ضرورت اسلام

از

روئے مسلمات آریہ سماج

KHIDMAT LIBRARY

اسلام کی حقیقی تعلیم اور اسکا دیگر مذاہب سے تعلق

یہ دکھا چکنے کے بعد کہ اسلام کے آنیسے عرب کی اخلاقی۔ مذہبی اور پولیٹیکل حیثیت کہانتک ترقی کرگئی جس سے قبل وہ بہت بُری حالت میں ہے۔ اب ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ایڈیٹر پرکاش کے مضمون کے پڑھنے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گویا ایڈیٹر مذکور کی رائے میں اسلام کی تکذیب کیلئے صرف یہی بات کافی ہے کہ اسلام کی پیش کردہ تعلیم کو دوسرے مذاہب کے عقاید سے نکالکر دکھایا جائے۔ اور یہی لغو خیال ہے۔ کہ جس پر ایڈیٹر پرکاش نے اپنے خیال کی بنیادیں اُٹھائی ہیں۔ اور صرف اسی بات کو مدنظر رکھ کر اس بے سمجھ آریہ نے مختلف کتب کی ورق گردانی کی ہے تاکہ قرآن شریف انسانی تصنیف ثابت کرے اب ہم ایڈیٹر مذکور سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ہم اسبات کو قرآن مجید سے بیّن طور پر ثابت کردیں کہ یہ خیال ہی سراسر بودا اور مبنی بر دروغ ہے جس پر آریہ مذکور نے اپنے مضمون کی بنیاد رکھی ہے۔ تو کیا دیانندی صاحبان یہ نہ مان لینگے کہ ان کے اس قسم کے سارے کے سارے اعتراضات فضول اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے ناواقفیت کا ثبوت ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کسی طرح آں حضرت صلعم کی تعلیم کو دوسرے مذاہب سے نکالکر دکھلانے اسلام کی تکذیب ہوسکتی ہے۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو اس سے قرآن شریف کی اور صداقت نکھتی ہے۔ قرآن کریم کا یہ دعوےٰ ہرگز نہیں کہ اسلام کی تعلیم کوئی ایسی تعلیم ہے۔ جو پہلے نازل نہیں ہوئی۔ اور نہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی کہیں ایسا دعوےٰ کیا ہے۔ کہ آپ سے پہلے بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے کوئی نبی نہیں آیا۔ اور آپ انوکھے رسول ہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے قرآن مجید صاف طور پر تعلیم دیتا ہے کہ نبیوں کی رسالت کسی خاص ملک یا قوم تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ تمام ممالک اور تمام قوموں میں خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے رسول اور ہادی لوگوں کی ہدایت کے لئے مامور ہوکر آتے رہے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل آیات کو غور سے ملاحظہ کریں۔

(۱) یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (اعراف ۴)

ترجمہ: "اے آدم کے بیٹو اگر تمہارے پاس رسول آئیں۔ تمہیں میں سے بیان کریں تپر میرے نشانات پس جو شخص تقوےٰ کرے گا۔ اور نیکی کریگا۔ تو اُنہیں کوئی خوف و حزن نہ ہوگا"

(۲) لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (حدید ۳)

ترجمہ: "تحقیق ہمنے رسولوں کو کھلے نشانات کے ساتھ بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان (قواعد عدل) نازل کیں تاکہ لوگ عدل کو قایم رکھیں"

(۳) فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا ۝ (النساء ۶)

ترجمہ: "پس کیونکر ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے"

(۴) وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْکَ (نساء ۲۳)

ترجمہ: "اور بھیجے ہمنے رسول جنمیں سے بعض کا ذکر ہمنے تجھ پر پہلے کردیا ہے۔ اور بعض کا ذکر تجھ پر نہیں کیا"

(۵) وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ۝ (فاطر ۳)

ترجمہ: "اور کوئی امت نہیں مگر اس میں ڈرانیوالا گذر رہا ہے"

(۶) اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ (رعد)

ترجمہ: "سوائے اس کے نہیں کہ تو ایک ڈرانیوالا ہے۔ اور ہر ایک قوم کے لئے ہدایت دینیوالا گذرا ہے"

(۷) وَلِکُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ (یونس)

ترجمہ: "اور ہر ایک اُمت کیلئے ایک رسول ہے"

(۸) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (نحل ۵)

ترجمہ: "تحقیق ہم نے ہر ایک امت میں رسول مبعوث کیا"

علاوہ ازیں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ جنمیں صراحتاً اللہ تعالےٰ نے مختلف ممالک میں رسولوں کی بعثت کی خبر دی۔ تصدیق کی ہے اور یہ کہ آں حضرت صلعم کی تعلیم وہی تعلیم ہے جو پہلے انبیاء نے دی تھی۔ ان آیات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آں حضرت صلعم جو قرآن کریم نازل ہوا تھا اور کوئی انوکھی اور نئی تعلیم نہیں لائے۔ بلکہ جو کتاب آپ پر نازل ہوئی تھی۔ وہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ پس قرآن مجید کے ان دعاوی کو زیر نظر رکھ کر تعجب آتا ہے۔ کہ دیانندی صاحبان کس منہ سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر وہ قرآن مجید کی تعلیم یا اس کے کسی حصے کو پہلی کتابوں سے یا دیگر ادیان سے نکالکر دکھلا دیں تو اسلام کی عمارت منہدم ہوجاتی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو یہ لوگ اسبات سے ہی بے خبر ہیں۔ کہ قرآن کریم دوسرے دینوں جنکا نام دیانندی صاحبان نے الہامی مذاہب رکھا ہے۔ کس نظر سے دیکھتا ہے اور دنیا کے دوسرے نبیوں کی تعلیم کے متعلق کیا حکم دیتا ہے یا وہ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔

قرآن کریم میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ یعنے میں کوئی نیا اور انوکھا رسول ہوکر نہیں آیا ہوں۔ جب ہمارے نبی کریم صلعم کا دعوےٰ ہے کہ میں کوئی نیا اور انوکھا رسول نہیں ہوں تو آپ کی تعلیم کا پتہ ضرور دوسرے دینوں کی مقدس کتابوں میں سے چلنا چاہیئے۔ (باقی آئندہ)

مُفت! مُفت! مُفت!

سوانح عمری حضرت باوا نانک رحمتہ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانح عمری ہے جسنے ایسے ہندو کارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بیدینی کی گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہو کر ان کے عقاید باطلہ کا کھنڈن کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ یہ کتاب قطعی تحققانہ اور مورخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے۔ قیمت صرف ۸ر ایکدرجن کے خریدار سے صرف للہ یعنی فی کاپی ۶ر۔ جو صاحب "نور" کے دو خریدار پیدا کریں گے ان کو یہ مفت دیجاویگی۔"

ملنے کا پتہ۔ مینجر "نور" قادیان ضلع گورداسپور"

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات۔ گلاب۔ کیوڑہ۔ موتیا چنبیلی حنا۔ حبا بندی گل وغیرہ فیتولہ ۸ر سے لیکر ۵ روپیہ تک اور تیل بالوں کا چنبیلی حنا وغیرہ فی سیر ایکروپیہ سے لیکر ۵ تک اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر ۴ر سے لیکر چار روپیہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند۔ قوام تمباکو خوردنی خمیرہ۔ خوشبودار وغیرہ لوازمات از روئے بازار نرخ ترسیم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرماویں مفصل پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرماویں۔ اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کیواسطے کچھ ضرور آنا چاہیئے۔"

المشتہر کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ وسعد اللہ احمدی سے مل سکتا ہے۔"

سو منگلا

ایک مذہبی دلچسپ پر لطف ناول جس میں ردّ تناسخ۔ تناسخ کی لغویت۔ تناسخ کی خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک نتائج کو اعلےٰ کمال اور دلسوز پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔

قیمت صرف ۲ر

ملنے کا پتہ۔ مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور"

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

بدہضمی و بدہضمی کے دست کی دوا

KHILAFAT LIBRARY

کھانا تحلیل کرنے والے قوتوں کے کم و بیش ہونے سے بدہضمی کی بیماری ہوتی ہے۔ جس کی یہ علامتیں ہوا کرتی ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ کا بھاری معلوم ہونا۔ پیٹ میں ریاح ہونا۔ جی متلانا کھٹی ڈکار آنا۔ سینہ کا جلنا۔ منہ میں پانی اُترآنا پیٹ میں میٹھے میٹھے درد ہونا۔ سفرہ پھڑکنا۔ سستی وغیرہ کا ہونا۔ جب تک کھانا ہضم کی دھیلی میں رہتا ہے۔ اور ہضم کا فعل مشکل ہوتا ہے۔ یہی حالت ہوتی ہے۔ جب غیر ہضم کھانا انتڑیوں میں اوتر جاتا ہے۔ تب پیٹ میں گڑبڑاہٹ ہوتی ہے۔ پیٹ چڑھ جاتا ہے۔ اور دست کی حاجت ہوتی ہے۔ دست پتلا پانی سا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کھانے کے بعد ہی دست ہو جاتا ہے۔ جسم ہونے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ سب حالتیں کبھی زیادہ ہوتی رہتی ہیں اور مہینوں تک چلتی ہیں۔ مریض کا جسم دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے آخر کو لاعلاج ہوتا ہے۔ جسم کی معمولی قوت کم ہو جانا۔ اس مرض کا سبب ہے۔ مندرجہ ذیل حالتوں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

ضعیفی کے عالم۔ خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا کم کھانا (جیسا کہ روزہ) فاقہ وغیرہ کرتے ہیں۔ منی کا بیفائدہ ضائع ہونے سے نقاہت زیادہ محنت فکر و تردد۔ یاغم و اندوہ اور ان خرابیوں کی حالتیں جو بچہ بننے کے بعد وقت ہوتی ہیں ان باتوں کو غور کر کے ڈاکٹر برمن نے بدہضمی کے دوا بنائی ہے۔ کھانا ہضم کرانے اور بدہضمی کی خرابی کو دور کرتی ہے یہ بہت اثر پذیر ہے۔ یہ دوا چھوٹی چھوٹی ٹکیا سی بنائی گئی ہے۔ پندرہ روز کے استعمال کے لایق ۳۰ ٹکیا۔ ایک شیشی کی قیمت محصول ڈاک ۵ر

المشتہر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تالجنڈ سٹریٹ کلکتہ

اصلی میرا اور میریکا سرمہ دست سلاجیت

اصلی میرا اور میریکا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فایدہ اُٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے۔ یہ اصلی میرا جسکو خود حضرت نے دیکھکر اصلی میرا ہونیکی تصدیق فرمائی اس میں ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ چار لاکلمہ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا حقدار ہے۔ اس کے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دہند جلا پھولا اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔

قیمت سرمہ قسم اول ۵ر قسم دوم (تین روپیہ) ہے،

ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضا نافع سوء ہضمی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر اور جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و مشیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مقت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست دور و مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر (بارہ آنہ)

لنگیاں اور کُلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی۔ پشاوری۔ اور بادامی سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی۔ سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی۔ پشاوری ٹوپیاں۔ اور رزی کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی اور ہر قیمت کی ملسکتی ہیں

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

ضلع گورداسپور (پنجاب)

جملہ کل دسری والی۔ قیمت ۹ پائی۔ ملنے کا پتہ دفتر نور قادیان